مرتب : طاہر محمود جامعہ لاہور الاسلامیہ

تقریر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ

موضوع : مسلک اہلحدیث

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد ، فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقٰتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ۔

اما بعد : آپ حضرات خاص زحمت فرما کر یہاں تشریف فرما ہوئے ہیں ۔ شہر سے تھوڑا سا ہٹ کر یہ علاقہ ہے ۔ اس لیے اگر آپ خاموشی کے ساتھ اور توجہ کے ساتھ بات کو سماعت فرمائیں گے تو اس سے ان شاء اللہ بے حد فائدہ ہوگا ۔ میں نے چوتھے پارے کی ایک آیہ کریمہ پڑھی ہے ۔ اس آیت کریمہ کے مخاطبین وہ لوگ ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ آپؐ کے پیروکار ، آپؐ کے جانثار اور آپؐ کے وفادار ہونے پہ فخر کرتے ہیں ۔

ربِ کائنات نے اس آیت میں صرف ان کو خطاب فرمایا ہے ۔ قرآن مجید کا اسلوب یہ ہے کہ اس میں ربِ ذوالجلال مختلف طبقات کو مختلف انداز سے مخاطب ہوتے ہیں ۔ کہیں خطاب دنیا میں بسنے والے سارے انسانوں سے ہے ۔ اور وہاں " الناس " کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے :

" یا ایھا الناس اعبدوا ربکم

" اے کائنات کے انسانو ! اپنے رب کی بندگی کرو "

ان انسانوں میں مسلمان بھی ہیں ! کافر بھی ، یہودی بھی ہیں اور عیسائی بھی ! ــــ مشرکین مکہ بھی شامل ہیں ، اور سرورِ کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوش بھی ! ــــ اور کہیں خطاب صرف ان لوگوں سے ہے ۔ جو کہ نبی مکرم سرورِ معظم کی رسالت کو تسلیم نہیں کرتے ۔

ان کے لیے کلام مجید میں کافر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے :

"قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝"

کہیں یہودیوں کو، عیسائیوں کو خطاب کرتے ہوئے اُن کے لیے کہا گیا ہے:

"قُلْ یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمة سواءٍ بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ"

یہاں صرف یہودی اور عیسائی مخاطب ہیں۔ اور کہیں مخاطب صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ کی واحدانیت کا اور محمد کریمؐ کی رسالت و نبوت کا اقرار اور اعتراف کرتے ہیں، اور اپنے آپ کو مومن و مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان کے لیے کلام مجید کے اندر "اٰمَنُوْا" کا لفظ استعمال ہوا ہے:

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" جب "اٰمَنُوْا" کہا جاتا ہے، تو اس کے مخاطب صرف مسلمان ہوتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا طبقہ اس خطاب میں مخاطب نہیں ہوتا۔ چناں چہ چوتھے پارے کی جو آیت کریمہ میں نے تلاوت کی ہے۔ اس کے مخاطبین بھی صرف وہ لوگ ہیں، جو اپنے آپ کو مسلمان اور مومن کہتے اور کہلواتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے ان کو خطاب کر کے کہا:

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ"

"اے مومنو! اللہ سے ڈرو، جس طرح اس سے ڈرنا چاہیے، اور تمہیں موت نہ آئے مگر اسلام کی حالت میں"

یہ کہہ کے پھر انھیں حکم دیا:

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا ۔ اے مومنو! اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والو!

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا ۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو! اکٹھے ہو کر:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔ فرقوں میں مت بٹو، آپس میں الگ الگ مت ہو، اپنے آپ کو جماعتوں میں گروہ بندیوں میں مت تقسیم کرو"

"وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً"

"تم یاد کرو کہ ایک زمانہ تھا، تم الگ الگ تھے۔ اللہ نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا، اور اللہ کے اس انعام کی وجہ سے تم ایک ہو گئے":

"وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا"

اور پھر تفریق کو اور اتحاد کو دوسرے رنگ میں اللہ نے یوں واضح کیا:

"وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا"

جدا جدا تھے، تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ اکٹھے ہوئے تو جنتی بن گئے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

اس آیتِ کریمہ کو پیشِ نظر رکھ کر ہم یہ سوچیں کہ آج ہم جو جدا جدا ہیں، ہم جو الگ الگ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ہم جو علیحدہ علیحدہ جماعتوں میں منقسم ہیں۔ کیا ہم قرآن کے حکم کو مانتے ہیں؟ اللہ کے ارشاد کی تعمیل کر رہے ہیں؟ فرقوں میں بٹ کے، ایکا چھوڑ کے، اتفاق و اتحاد سے کنارہ کشی کر کے ہم جو مختلف گروہوں میں بٹ گئے ہیں، کیا ہم اللہ کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں، یا اللہ کے حکم کی مخالفت کر رہے ہیں؟ اگر اللہ کے حکم کی تعمیل کرنی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ قرآنِ پاک کی آیت کو تسلیم کریں ——

مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامیں، فرقہ بندیوں کو چھوڑیں، گروہ بندیوں سے دُور ہو جائیں!

سوال پیدا ہو سکتا ہے، کہ تم جو ہم کو گروہ بندیوں سے علیحدہ ہونے، جماعتوں کے جال سے نکلنے، فرقہ بندیوں کے چھوڑنے کی بات کہہ رہے ہو، تم خود بھی تو ایک جماعت ہو۔ —تم خود بھی ایک فرقہ ہو— تم خود بھی تو ایک گروہ ہو! ——

اگر ہم بریلوی ہیں، دیوبندی ہیں، شیعہ ہیں، تو تم بھی تو اہلِ حدیث ہو، تم نے بھی تو ایک جماعت بنا رکھی ہے۔ تم نے بھی ایک الگ فرقہ، ایک الگ گروہ، ایک الگ دھڑا قائم کر رکھا ہے۔ تم کیسے کہتے ہو کہ ہم فرقہ بندیوں کو چھوڑ دیں، اور خود اپنا ایک الگ فرقہ بنائے ہوئے ہیں۔ یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اور بعض لوگ یہ سوال پیدا کرتے ہیں۔ آج! —— میں اپنے ساتھیوں کو بھی اور ان لوگوں کو بھی، جو ہماری بات مہربانی فرما کر سننے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ میں ان کا شکر گزار ہوں —— میں ان کے ذہن میں یہ بات آج بٹھانا چاہتا ہوں کہ ہمارا موقف اس سلسلے میں کیا ہے؟ میں ان دوستوں سے خصوصیت کے ساتھ یہ درخواست کروں گا، کہ وہ بات کو ذرا توجہ کے ساتھ سنیں، اور اس پر غور کریں۔ تعصب کو، ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر! اگر بات درست نظر آئے، مان لیں! —— نہ درست سمجھیں، نہ مانیں —— پھر تحقیق کریں، ہم سے سوال کریں۔ ہم سے پوچھیں اور کسی دوسرے سے بھی جا کر سوال کریں اور کسی سے جا کے پوچھیں —— جب تک تسلی نہ ہو جائے، تب تلک وہ ہماری بات کو بھی اختیار نہ کریں! لیکن ..... بغیر تسلی کے، بغیر تحقیق کے اگر ہماری بات قبول نہیں کرتے تو بغیر

تحقیق کے اسے ٹھکرانے کی بھی زحمت گوارا نہ فرمائیں ۔ اس لیے کہ بہت دفعہ ہٹ دھرمی اور تعصب انسان کی تباہی اور بربادی کا سبب بن جاتا ہے ۔

لوگو، سُن لو!

ہم جو دعوت دیتے ہیں، اس بات کی دعوت نہیں دیتے کہ تم اپنے فرقوں کو چھوڑ کر ہمارے فرقے میں شامل ہو جاؤ ۔ اگر یہ بات ہو تو پھر ہم میں، اور جس کی ہم تردید کرتے ہیں، اس میں کوئی فرق نہیں رہتا ۔ ہم تو فرقہ بندی کے قائل ہی نہیں ۔ ہم گروہ بندی کے قائل ہی نہیں ۔ ہم واضح طور پر یہ کہتے ہیں، کہ اسلام کے اندر دُوئی نہیں ہے ۔ اسلام کے اندر اکائی ہے ۔ دُوئی حق کی علامت نہیں، باطل کی علامت ہے ۔

حق !ــــ اس کے اندر دُوئی نہیں ہوتی ۔ حق کسی اختلاف کو گوارا نہیں کرتا ۔ باطل دوئی پسند ہے اور حق لاشریک ہے ۔ اس لیے ہم دُوئی کے قائل نہیں ۔ ہماری جتنی پکار، ہمارے جتنے جلسے، ہماری جتنی تقریریں، ہمارے جتنے خطبے، ہمارے جتنے وعظ ہوتے ہیں، وہ سب اتفاق و اتحاد کے لیے ۔ ایک اعتصام بحبل اللہ کے لیے ہوئے ہیں ۔ انتشار و افتراق کے لیے نہیں ! ہم ۰۰۰ فرقہ نہیں ہیں ۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر حنفی فرقہ ہیں، شافعی فرقہ ہیں، مالکی فرقہ ہیں، حنبلی فرقہ ہیں تو اہل حدیث بھی فرقہ ہیں ۔ یہ بات بالکل نہیں ہے ۔ اس لیے کہ پہلے فرقے کی تعریف سمجھ لو کہ فرقہ کہتے کس کو ہیں ؟ فرقہ اسے کہا جاتا ہے، جو کسی شخص کے نام پر، یا کسی بستی کے نام پر، یا کسی شہر کے نام پر، اس شخصیت، اس بستی، اس شہر کے لقب کو پیدا کر کے بنایا جائے ــــ اسے فرقہ کہا جاتا ہے ۔ یہ فرقے کی تعریف ہے !

اور سُن لو!

اسلام دوسرے مذاہب کے مقابلے میں فرقہ نہیں ہے ۔ اس لیے کہ دوسرے جتنے مذاہب ہیں ان کا نام شخصوں پر رکھا گیا، اور جب اللہ نے اپنے آخری دین کو سرورِ کائنات پہ اتارا، تو اس دین کا نام محمد کے نام پر نہیں رکھا، کہ اس میں بھی شخصیت پرستی نہ آجائے ۔ اس کا نام سرورِ کائنات کی بستی کے نام پر نہیں رکھا گیا کہ یہ بھی فرقہ نہ بن جائے ۔ بلکہ کہا :

"اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ"

فرقہ وہ ہے ــــ جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر اپنے آپ کو عیسائی کہلا کر فرقہ بندی اختیار کی ۔

فرقہ وہ ہے جنہوں نے بڑے بڑے ناموں کو تراشا، اور ان ناموں پر اپنے ایمان کو استوار کیا۔ اس لیے ــــ اسلام ــــ کہا گیا۔ محمد ازم نام نہیں رکھا گیا، اور ہم کو کہا گیا ــــ سُن لو ــــ تم مسلمین ہو ــــ یہ نہیں کہا کہ تمہارا نام میں نے محمدی رکھا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حالانکہ محمد اکرمؐ سے بڑی ذات اور کوئی شخصیت کائنات میں نہیں ہو سکتی تھیں۔ لیکن اللہ نے ہمیں ایک مذہب عطا کیا۔ فرقے کا پابند نہیں بنایا:

ھو سمّٰکم المسلمین ٥ من قبل و فی ھذا۔ لیکون الرسول علیکم شھیدا۔

اس لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کو فرقہ بندی چھوڑنے کی تلقین کی، تو لوگوں نے کہا۔ ہم کو کہتے ہو فرقہ نہ بناؤ اور خود فرقہ بنا رکھا ہے؟ ــــ کائنات کے امام نے کیا کہا؟ فرمایا: میرا کوئی فرقہ نہیں ــــ تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا و بینکم الّا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا۔ ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابًا من دون اللہ۔"

لوگو! میں تمہیں اپنی ذات کی طرف نہیں بلاتا۔ میں تو تمہیں اصل دین کی دعوت کی طرف بلاتا ہوں۔ یہی بات تمام انبیاء نے کہی تھی، تمام پیغمبروں نے کہی تھی ــــ اور وہ کیا تھی؟ ــــ

"الّا نعبد الا اللہ ..... " کہ رب کے سوا کوئی خالق و رازق و مالک موجود نہیں ــــ میری دعوت تو تمہاری دعوت ہے۔ تمہارے نبیوں کی دعوت۔ میری تو اپنی دعوت نہیں ہے۔ اور اس کا اظہار سیّد ولد آدم نے اپنی وفات کے دن بھی کیا ــــ جب اس کائنات سے جا رہے تھے، اس دن بھی لوگوں کو یہ بات سمجھائی کہ محمدؐ فرقہ چھوڑ کے نہیں جا رہا، لوگوں کو فرقہ بندی میں تقسیم کر کے نہیں جا رہا ــــ اگر فرقہ بنانا ہوتا تو اپنی ذات کی بڑائی بیان کرتے ــــ فرقے والے کیا کہتے ہیں؟ مرتے ہوئے کہتے ہیں: ہمیں مرنے کے بعد یاد رکھنا۔ ہمارا اونچا مقبرہ بنانا۔ مقبرے پہ دیا جلانا۔ دیا جلا کے عُرس جمانا۔ عُرس جما کے ڈھنڈورا پٹوانا۔ ڈھنڈورا پٹوا کے لوگوں کو بُلانا اور ہماری تعریف کروانا۔ تا کہ لوگ یہ نہ بھول جائیں کہ ہمارے نام پر مذہب بنا ہے۔ اور کئی بچارے اتنے شوقین ہوتے ہیں اپنے نام کے کہتے ہیں لوگ ویسے تو ہم کو یاد نہ رکھیں گے، ہر جمعرات کو ہماری قبر پہ کھیر پکا کے لانا، زردہ لانا، بریانی لانا، قورمہ لانا ــــ اور کہا ــــ اور اگر ہو سکے تو ان کو ہضم کرنے کے لیے سوڈے کی بوتلیں بھی لانا، ہنسنے کی بات نہیں ہے۔ حوالہ میرے ذمے ہے۔ وصایا شریف حضرت بریلوی کی کتاب صفحہ ۹ مرتے ہوتے بھی لوگوں کو سمجھا کے مرے، کہ دیکھنا کہیں ہم کو بھول نہ جانا ــــ وصیت کی: ہر جمعرات ہماری یاد تازہ رکھنا، لیکن جو فرقہ بنانے کے لیے نہیں آیا۔ لوگوں کو

رب کے دین کی طرف بلانے آیا ہے۔ اس نے اپنی وفات کے وقت کیا کہا؟

"لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد"

اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر، جنہوں نے اپنے نبیوںؑ کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

یہ اللہ سے دُعا کی:

"اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد"

اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا، کہ لوگ اس کی پوجا شروع کر دیں۔

اللہ سے یہ درخواست کی —— اور بندوں سے کیا کہا؟

"لا تجعلوا قبری عیدًا" "لوگو میری قبر پر میلے نہ لگانا"

لوگوں کو یہ کہا جا رہا ہے۔ اور رب سے یہ دعا کی جا رہی ہے۔ یہ فرقہ بندی تمہارا کام ہے۔ ذرا اس بات کو پیشِ نظر رکھو۔ آج ہم بھی یہی کہتے ہیں۔ لوگو ہم فرقوں کے مقابلوں میں آپ سے یہ نہیں کہتے کہ ہمارے فرقے میں شامل ہو جاؤ۔ ہمارا فرقہ کوئی نہیں ہے۔ فرقہ اس کا، جس نے کسی ذات کے نام پر، کسی شخصیت کے نام پر، کسی شہر کے نام پر، کسی بستی کے نام پر، اپنی جماعت کی تشکیل کی۔ ہم نے کیا کہا ہے؟ ہم نے کہا: حنفیو تم بھی آجاؤ، امام شافعیؒ کے نام پر فرقہ بنانے والو، تم بھی آجاؤ۔ امام مالکؒ کی طرف منسوب ہونے والو، تم بھی آجاؤ۔ امام احمد بن حنبلؒ کی طرف نسبت کرنے والو، تم بھی آجاؤ۔ اور کوفہ سے رشتہ جوڑنے والو تم بھی آجاؤ —— بغداد سے تعلق رکھنے والو تم بھی آجاؤ۔

ہندوستان کی بستیوں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والو، تم بھی آجاؤ، کیوں آجاؤ؟ اپنے کو چھوڑ دو، ہم کو مانو نہیں! آجاؤ اس بات کی طرف، جو ہم نے نہیں، ہمارے بڑے نے نہیں۔ عرش والے نے کہی ہے۔

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ"

"اللہ کی طرف آجاؤ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ۔ (نعرے)

آج اگر تم بات سمجھنا چاہو، میں کوشش کروں گا کہ آدھے گھنٹے میں تمہیں بات سمجھا دوں، سمجھنے کی کوشش کرو۔ فرقہ کون ہے؟ فرقہ وہ ہے، جو کہتا ہے اپنے امام شافعی رح کو چھوڑو۔ امام ابوحنیفہ کی طرف آجاؤ —— فرقہ وہ ہے، جو کہتا ہے، امام مالکؒ کو چھوڑو، امام احمدؒ کی طرف آجاؤ۔ فرقہ وہ ہے، جو کہتا ہے۔ حضرت مولانا نانوتوی کو چھوڑو۔ مولانا احمد بریلوی کی طرف آجاؤ۔

فرقہ وہ ہے، جو کہتا ہے، ان کو چھوڑو۔ جعفر صادقؒ کی طرف آجاؤ —— سارے کہتے ہیں

اپنے کو چھوڑو، ہمارے بڑے کو مانو۔ فرقہ وہ ہے، جو کہتا ہے۔ نقش بندی کو چھوڑو، سہروردی کی طرف آجاؤ۔ جو کہتا ہے ان کو چھوڑو، قادری بن جاؤ۔ اور . . . . . .

ہم کیا کہتے ہیں؟ . . . . . .

ہم کہتے ہیں کہ ان کے بڑے کو چھوڑو، ہمارے بڑے کو مانو؟ —— ہم نے کہا نہیں!

ہم ان کو چھڑوا کے اپنے بڑے کو منوائیں تو پھر بات کیا ہوئی؟ ——

فرقہ تو وہ ہے، جو یہ کہے اپنے کی بات نہ مانو، ہمارے بڑے کی مانو۔ کعبہ کے رب کی قسم! جو یہ کہے کہ تم ان بزرگوں کو چھوڑو۔ (ہم ان کو بھی بزرگ مانتے ہیں۔ ان کا معاملہ خدا کے پاس ہے۔ ہمارا عقیدہ؟ ان کے بارے میں بھی احترام کا ہے۔ ہمارا ان کے بارے میں نظریہ احترام کا ہے) لیکن ہم کیا کہتے ہیں؟ سوچو! قرآن نے یہ نہیں کہا:

" واعتصموا بحبل امام ابوحنیفہ . . . قرآن نے یہ نہیں کہا: واعتصموا بحبل امام الشافعی . . . قرآن نے یہ نہیں کہا: واعتصموا بحبل امام المالك . . . قرآن نے یہ نہیں کہا: واعتصموا بحبل امام احمد!

قرآن نے کہا ہے: " واعتصموا بحبل الله جمیعا"۔ ہم تو یہ کہتے ہیں ——

جاؤ؛ —— ایک حنفی سے پوچھو، پورے احترام کے ساتھ —— ایک شافعی سے پوچھو ایک شیعہ سے پوچھو —— پوری تاکید کے ساتھ —— کہ ہم تیری بات ماننا چاہتے ہیں۔ تیری بات کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتے ہیں —— پوچھو کسی حنفی سے، وہ کہے گا: امام ابوحنیفہ کے دامن کو تھامو گے تو ہم آہنگ ہو جاؤ گے۔

کوئی شیعہ ہے۔ شیعہ سے پوچھو۔ "ہم تم سے متفق کیسے ہوں؟ الٹے کہتا ہے متفق ہو جاؤ: کیسے متفق ہوں؟ کہتا ہے امام جعفر صادق کو مانو۔ اس کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ اس کی فقہ کو راہنما بنالو۔ اس کے اقوال کو رہبر کر لو۔ اس کے ارشادات سے پیشانی کو سجالو۔ اس کی تعلیمات کو سینے سے لگالو۔ تم میرے ہم مکتب ہو جاؤ گے۔

اور یارو! —— اتنی سی بات گھر جا کے سوچ لو، کہ جس سے پوچھو، کسی پر چوٹ نہیں ہے۔ بات سمجھانے کے لیے کہتا ہوں۔ بریلوی سے پوچھو، ہمارے دوست ہیں۔ اللہ ہم سب کو ہدایت کی راہ پر گامزن فرمادے۔ آمین! ہماری ان سے کیا دشمنی ہے؟ کوئی زمین کا ہمارا جھگڑا نہیں۔ کوئی دکان کا جھگڑا نہیں۔ کوئی اور معاملہ نہیں ہے۔ بات تو سمجھانے کی ہے نا۔ ان سے پوچھو۔ ہم تمہارے

ساتھ ہم آواز کیسے ہو سکتے ہیں۔ کہتے ہیں اعلیٰ حضرت بریلوی کے مسلک کو اختیار کر لو۔

یارو!

ذرا انصاف تو کرو۔ اتفاق ہو تو کیسے؟ کہتے ہیں اتفاق کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمارے بڑے کو تم بھی بڑا مان لو، اتفاق ہو جائے گا۔ ہم نے کہا: تمہارے بڑے کو بڑا مانیں کیا یہ اتفاق ہوگا؟ یہ تو فرقہ واریت ہے ـــ کہا تم کیا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا۔ تم اپنے ہی کو بڑا مانو، لیکن تسلیم کرو تو اس کی بات کو تسلیم کرو، جس کی بھلائی کا ذکر آسمان والے نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔" اور فضائل بیان کیے ہیں فرقہ تو تب ہوتے، کہ ہم بھی تمہارے مقابلے میں یہ کہتے: شیخ الحدیث مولانا فلاں کی بات مانو، شیخ الاسلام مولانا گوندلوی کی بات مانو۔ امام العصر مولانا میر سیالکوٹی کی بات مانو۔ وکیل اسلام مولانا امرتسری کی بات مانو۔ سید گوندلوی کی بات مانو۔ حضرت اسمٰعیل سلفی کی بات مانو۔ تب تو ہم بھی کہتے۔ ہم اپنے اعلیٰ حضرت کی طرف بلاتے ہیں۔ تم اپنے اعلیٰ حضرت کی طرف بلاتے ہو۔ پھر ہم پر فرقہ بندی کا الزام آسکتا تھا۔ لیکن ہم تو فرقوں کو مٹانے کی آواز ہیں۔ سُن لو! سب کا احترام کرو۔ لیکن دامن تھامو تو آمنہ کے لال کا تھامو۔ اور بات مانو تو عرش والے کے کلام کی مانو۔ پھر دیکھو ہماری بات کہاں سے آئی؟ اور فرقہ وہ ہے جو اپنی بات شامل کرلے۔ اور جو اپنی بات شامل نہیں کرتا وہ جماعت ہے۔ وہ جماعت جس کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا تزال طائفة من امتي منصورين على الحق لا يضرهم من خذلهم"

لوگو سُن لو!

اللہ نے میری جماعت کو قیامت تک باقی رکھنا ہے۔ اور اس کی آواز ساری آوازوں سے اونچی ہوگی۔ دنیا کا کوئی شخص اس کی آواز کو مغلوب نہیں کرسکتا۔

"لا تزال طائفة" اللہ کے حبیبؐ! جماعت کونسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

"ما انا عليه واصحابي" جماعت وہ ہے جو صرف اتنی بات کرتی ہے، جتنی بات میں نے کی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے کی۔

اب ذرا گھر جا کے سوچنا۔ گریبان میں منہ ڈالنا ـــ اور غور کرنا۔ اور ہمارے لیے اگر معاملہ سمجھ میں آجائے تو دعا کرنا۔ نہ سمجھ آئے تو گالی دے دینا۔ ہم تمہاری گالی سُن کے بھی کہیں گے ؎

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب   گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا

روزِ قیامت رب پوچھے گا: اپنے دامن میں کیا اعمال لے کے آئے ہو؟

کہیں گے اللہ! پاس تو کچھ بھی نہیں، لیکن اتنا دیکھ لے۔ یا تیرے لیے گالیاں کھائیں، یا ساقی حوضِ کوثر کے لیے گالیاں کھائیں۔ آخر کچھ رشتہ تھا تو ان کی وجہ سے گالیاں پڑی تھیں۔ اگر تجھ سے تعلق نہ ہوتا۔ تیرے محبوب سے رشتہ نہ ہوتا تو ہم کو کون بُرا کہتا؟

خونے نہ کردہ ایم کسے راہ نہ کشتہ ایم   جرمم ھمی کہ عاشق روئے تو گشتہ ایم!

کیا قصور کیا ہے؟ یا تو یہ کہو، کہ ہم نے تمہارے بڑے کے نام پر بٹہ لگا کے اپنے بڑوں کو آگے کیا — کوئی یہ نہ کہے — کہ تمہارے پاس تو بڑا تھا ہی کوئی نہیں۔ اس لیے تم کس کے نام پہ اپنا سکہ چلاتے ہو؟ — اور یارو! — بات آئی ہے تو کہہ دیتا ہوں۔

جاؤ!

کسی ماں کے لال کو کہو تو سہی، ہماری بات کو جھٹلائے، چاہے یہاں کھڑے ہو کر، چاہے عدالت میں کھڑے ہو کر۔ کوئی جھٹلا کے دیکھے۔ اور میں کہا کرتا ہوں، کوئی ہماری بات غلط ثابت کرے، ہمیشہ کے لیے نبی ؐ کے ممبر پر چڑھ کر گفتگو کرنا چھوڑ دوں گا۔

کوئی جھٹلانے کی جرأت تو کرے .....

کہتے ہو کہ تم اسی لیے نہیں بنا سکے کہ تمہارے پاس بڑا کوئی نہیں، تو جواب سُن لو! ہم نے اس بڑے کو اپنا مانا ہے کہ جس کے سامنے چاند اور ستارے بھی ہیچ نظر آتے ہیں۔ اس کے بعد کوئی نگاہوں میں جچتا ہی نہیں۔ جب سے آمنہ کے لال کا چہرہ دیکھا، کعبے کے رب کی قسم ہے! روئے زمین کے سارے لوگ اس کے سامنے ماند پڑ گئے۔ کہ یہ وہی ہے جس کے بارے میں جابرؓ نے کہا تھا۔ کہ چاندنی رات میں میں نے چمکتے ہوئے چاند کو دیکھا۔ دل میں سوچا، کہ اللہ اس سے بھی حسین کوئی چیز تو نے پیدا کی ہے؟ بے اختیار قدم مسجد نبوی کی طرف اٹھ گئے۔ اس کے پکے صحن میں ننگے مصلّٰی پر آمنہ کے لال کو سُرخ چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔ نگاہ آسمان سے پلٹی، اور پھر اس کے چہرہ انور پر پڑی۔ بے تاب ہو گیا، اور بے اختیار ہو کر کہا ؎

یا صاحب الجمال و یا سید البشر   من وجهك المنير لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ   بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تیرا اور چاند کا کیا مقابلہ؟ آقا معلوم ہوتا ہے کہ چاند کو بھی روشنی ملی تو تیرے چہرہ پُر انوار سے ملی ہے۔

اس کو دیکھو، اس سے بڑا کون ہے ؟ ہم نے اس کو دیکھا تو پھر کسی اور کو دیکھنے کی حسرت ہی نہ رہی ۔ اتنا بڑا کوئی تم بھی دکھا دو ۔ ہم ماننے کے لیے تیار ہیں ۔ اور جہاں تک بات یہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی بڑا ہے ہی نہیں، اس لیے نہیں مانا . . .

یارو ! کوئی اور کہے تو مانیں —— تم تو نہ کہو —— کہ تم کو تو گیارہویں دینے کے لیے ملا تو میرے گھرانے ہی سے ملا۔ تجھ کو تو اپنے گھرانے میں کوئی بندہ ہی نظر نہیں آیا ۔ تو جو اتنا مفلس اور قلاش کہ تجھ کو گیارھویں دینے کے لیے اپنے خانوادے میں کوئی بندہ نظر نہیں آیا ۔ تو نے مانا تو میرے کو مانا ۔ اس کو مانا ، جس نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں —— جسے تو نے چھاپا —— جس کا ترجمہ تو نے کیا —— اس کے صفحہ ۵۹ پہ لکھا کہ بہتر فرقے جہنمی ، ایک جنتی ! —— اور وہ صرف اہل حدیث ہے ۔ تو کہتا ہے ؟ (مسلک اھل حدیث زندہ باد کے نعرے) اور جس کا عالم یہ ہے کہ اس نے بدعتی کی پہچان ایک ہی بتائی ۔ کہا : بدعتی کون ہے ؟ فرمایا : جو میرے اہل حدیث کو برا کہتا ہے ، اس کو طعنہ دیتا ہے ! —— اور ! یارو ! ہم کو تو کتاب وسنت پڑھنے سے فرصت نہیں ملتی ۔ لوگوں کی کتابیں کہاں پڑھیں ؟ تین دن پہلے ایک دوست کے پاس سلطان باہو کی کتاب دیکھی ۔ ان کی اپنی لکھی ہوئی ۔ اور اس پر لکھا ہوا کہ ان کے عرس کے مقدس موقعہ پر شائع کی ۔ ترجمہ خود کروایا ۔ اس میں لکھا ہے —— صفحہ ۲۵۱ یاد کر لو سلطان باہو کی کتاب کا ! کہا : ہم سے کیا پوچھو کہ ہمارا مذہب کیا ہے ؟ ہمارا اوڑھنا قال اللہ ۔ ہمارا بچھونا قال الرسولؐ ۔ ہمارا مذہب اہل حدیث ہے ۔ ہم سے کیا پوچھتے ہو ؟ تمہارے پاس کون ہے ؟

اور اگر ہم نے بڑا بنانا ہوتا ، تو جاؤ سارے ہندوستان کی خاک کو چھان مارو ۔ کعبہ کے رب کی قسم ! سارے بڑوں کو ایک طرف کر دو ۔ میرے شاہ شہید کا سارے مل کر مقابلہ نہیں کر سکتے ۔

لیکن ہم نے کہا :

شاہ شہید ہمارے قافلے کا سر گروہ تو ہے ، ہمارا امام نہیں ! کہ ہمارے امام تو مدینے والے ہیں —— شاہ شہید تو اس قافلے کا سالار ہے ۔ لیکن مذہب اس کا بھی نہیں منواتے ۔ مذہب عرش والے کا منواتے ہیں ، کہ ہم فرقہ نہیں ہیں ۔

فرقہ کون ہے ؟ جو اپنی طرف بلاتے ۔ ہمارے پاس تو اتنے بڑے بڑوں کی بات ہے ۔ تم نے تو جعلی افسانے بنائے ہوئے ہیں ۔ ہم اگر اصل واقعات بیان کرنے لگیں ، راتیں بیت جائیں تو واقعات بیان ہوں ۔

جاؤ۔

تونے بڑا ان کو بنایا جنھوں نے زندگی میں کبھی نماز نہیں پڑھی - تونے تو ان کو اپنا مرشد بنایا ہے۔ کہنے لگے انھوں نے پڑھی ہوئی ہے - تونے ان کو بڑا بنایا جن کو قرآن کا حرف پڑھنا نہیں آتا- یہ تیرے افسانے ہیں - اور میں کہا کرتا ہوں ـــ ایک دفعہ، آج سے چار برس پہلے، صدر مملکت سے ہم مل کر آئے - یہی ہمارے صدر صاحب جو ہیں، جو اندرا گاندھی کی فاتحہ پڑھ کے آئے ہیں - فاتحہ ہی پڑھنی ہے نا- اپنا نہ ملا بیگانہ ہی سہی - اب کچھ تو کرنا ہی ہے! ـــ ہائے اللہ نے ہمیں امیرالمؤمنین بھی کیسا عطا کیا ہے - ایسا امیرالمومنین ہے، جس سے محمد شریف بھی راضی ہو اور بابرہ شریف بھی راضی ہو- دونوں راضی!

ہم نے حافظ سے بگاڑی نہ شیطاں سے کبھی
دن کو مسجد میں رہے رات کو مے خانہ میں

اور میں نے اسی جمعہ میں یہ شعر پڑھا تھا - کسی فارسی شاعر نے کہا ہے

(ترجمہ) ہمارا محبوب بھی عجیب ہے - ہم نمازیوں کے ساتھ آتا ہے تو نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ بادہ خوروں کے ساتھ آتا ہے بادہ خوری شروع کر دیتا ہے۔

میں نے کہا، اس شعر کا مفہوم سمجھ میں نہیں آیا، ہاں صدر صاحب نے سمجھا دیا ہے۔

وہ کیسے؟ میں نے کہا: مولویوں کے ساتھ آتے ہیں، باجماعت نماز پڑھتے ہیں -

اور روس کی ڈانسریں آتی ہیں - ناچنے والیاں آتی ہیں، تو مل کے گانے گاتے ہیں -

ماشاءاللہ! صدر ہو تو ایسا ہو، ہر فن مولا ہو، امیرالمؤمنین ہم کو ایسے مبارک ملے ہیں -

صدر تو ایسا ہی ہونا چاہیے نا - جو ہر فن مولا ہو!

لیکن ہم نے ان کے نام پہ مذہب نہیں بنائے - تم نے ان کو بڑے بنایا جن کو قرآن کا ایک حرف پڑھنا نہ آئے - اور ہم نے ان کو بھی ابھی یہ حجت نہ جانا کہ اسلام میں حجت یا تو صرف رب کا قرآن یا محمدؐ کا فرمان ہے - حالاں کہ جانتے ہو ہمارے یہ اکابر کون ہیں؟ ـــ ان کے بارے میں شیخ الاسلام امرتسری جیسا انتہائی ثقہ ٹھوس آدمی لکھتا ہے۔

کہ جب سیالکوٹ کے مولانا میر، امام العصر ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا - امرت سر سے پیغام بھیجا گیا ـــ کہ اس زمانے میں امرت سر بڑا شہر تھا- جس میں بڑے بڑے ڈاکٹر اور ہوسپٹل تھے - پیغام بھیجا ـــ ابراہیم! علاج آپریشن کروانا ہے تو امرتسر چلے آؤ- امرت سر بلائے گئے - ابھی طب نے بہت ترقی نہیں کی تھی - ہندو سرجن تھا - آپریشن کے لیے لٹایا - تب

آپریشن سے پہلے کلوروفارم سنگھاتے تھے تاکہ بے ہوش ہو جائے ۔ ابھی وہ انجکشن نہیں نکلے تھے کہ جو صرف آپریشن کی جگہ کو سُن کرتے ۔ کلوروفارم سنگھانے لگا ۔ مولانا میر نے پوچھا ۔ کیا کرتے ہو ؟ کہا ، کلوروفارم سنگھاتا ہوں ۔ کہا ، کیوں سنگھاتے ہو ؟ کہا تاکہ آپ سو جائیں ۔ اور آپریشن کی زحمت نہ ہو ۔ فرمایا ، رُک جاؤ ۔ جب سے میں نے مدینے والے کا فرمان سنا ہے ، کہ سونے سے پہلے سورۃ مُلک پڑھا کرو ، تب سے میں نے سورۃ ملک کی تلاوت نہیں چھوڑی ہے ۔

رُک جاؤ ۔ ہندو ڈاکٹر رُک گیا ۔ مولانا امرتسریؒ جیسا ثقہ گواہ اس واقعہ کی گواہی دیتا ہے ۔ اخبار اہل حدیث میں کہا ، ڈاکٹر نے سمجھا ، جو ہندو تھا ، اس کو کیا پتہ کہ سورۃ ملک کتنی بڑی ہے ۔ اس نے سمجھا کہ دو چار منتر ہوں گے ۔ مولانا نے سنت کے مطابق رخسار کے نیچے اپنی داہنی ہتھیلی رکھی ۔ تبارک اللہ شروع کی ۔ لمحہ دو لمحہ انتظار کیا ۔ پھر اس نے سوچا کہ یہ تو ختم ہونے میں نہیں آتی ۔ کلوروفارم ناک میں لگوا دیا ۔ جناب ، اگر بڑوں کے نام پہ مذہب بنانا ہوتا ، میر کے نام پہ مذہب بناتے ۔ ہندو ڈاکٹر گواہی دیتا ہے ۔ کیا ؟ سارے اعضاء سو گئے ۔ ابراہیم کی زبان تب تک چلتی رہی جب تک پوری سورۃ مُلک یاد کر کے پڑھ نہیں لی ۔ تب تک زبان خاموش نہیں ہوئی ۔ ہندو ڈاکٹر نے مولانا امرتسری کو کہا ، میں تمہارے مذہب کو تو اور زیادہ نہیں جانتا ۔ اتنا جانتا ہوں کہ یہ شخص جب قیامت کے دن اٹھے گا یہی کلام پڑھتا ہوا اٹھے گا جو کلام اب پڑھتے ہوئے سویا ہے ۔

اگر ہم نے بڑوں کے نام پہ مذہب بنانے ہوتے ۔ تو جتنے بزرگ ہم میں پیدا ہوئے ۔ اتنے کسی میں نہیں ، اور پیدا ہوئے ہی ہم میں ۔ دوسرے کسی میں نہیں پیدا ہوئے ۔ تم میں فقیہ بہت پیدا ہوئے ۔ قانون دان ۔ موشگافیاں پیدا کرنے والے بہت پیدا ہوئے ۔ مفتی بہت پیدا ہوئے ۔ لیکن ہم میں پیدا ہوا تو محمدؐ کا فرماں بردار ہی پیدا ہوا ۔ (نعرۂ تکبیر ۔ اللہ اکبر) لوگو ذرا سوچو تو سہی ۔ انصاف تو کرو ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

" واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ۔ لیکن ہم کہتے ہیں ، ہمارے امام کی ! وہ کہتا ہے ، ہمارے امام کی ! ـــ اور پھر اس پر بس نہیں ـــ ان تک پہنچنے کے لیے بہت سی سیڑھیاں بھی ہیں ـــ

یہ شیخین ہیں ـــ یہ صاحبین ہیں ـــ یہ طرفین ہیں ـــ طرفین بھی آ گئے ، صاحبین بھی آ گئے ، شیخین بھی آ گئے ـــ ہم کس کھاتے میں رہ گئے ؟ ـــ لوگو ، سُن لو !

سب اپنے گھروں کو چھوڑ دو ، اور محمدؐ کے گھر میں آ جاؤ ! تو پھر کیا یہ فرقے کی بات ہے ؟ اہل حدیث

اور یوتھ فورسس کے جوانو! تم بھی سمجھ لو ـــــ اہلِ حدیثو تم بھی ذہن میں بٹھالو! اب ساتھی تو سب کے ہیں ۔ اہلِ حدیث کوئی فرقے کی فقہ اور اس کے ماننے کا نام نہیں ۔ بلکہ اہلِ حدیث قرآن وسنت کے نظام کو ازسرِنو زندہ کرنے کی تحریک کا نام ہے ـــــ کہ لوگو آجاؤ! اس کو مانو، جس کو مان کے ابوبکرؓ، صدیق بنا ہے ۔ اس کو مانو جس کو مان کے عمرؓ، فاروق اعظم بنا ہے ـــــ آجاؤ، اس کو مانو ـــــ جس کو مان کے عثمانؓ، ذوالنورین اور علیؓ حیدرِ کرار بنا ہے ۔ اور فیصلہ تم پر ٹھہرا۔ ہاں، ہاں! فیصلہ تم پر ـــــ تم ہمیں بتلادو کہ عمرؓ فاروق ـــــ ابوبکرؓ، صدیق ـــــ عثمانؓ، ذوالنورین اور علیؓ حیدرِ کرار تمہاری فقہ کو مان کے بنا تھا؟ تم بتادو ہم ماننے کے لیے تیار ہیں!

اور بتلاؤ تو سہی بتلانے کی جرات تو کرو ـــــ

ـــــ ابنِ حزم تیری قبر پہ رب کی کروڑوں رحمتیں ہوں ۔ تو نے کیا کیا؟ ـــــ کیا تو یہ کہ اہلِ حدیث کی صداقت پہ اور اپنی غلطی پہ خود مہر ثبت کی ۔ کہ منسوب بھی اپنے آپ کو کیا تو ان لوگوں کی طرف کیا، جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈیڑھ سو سال بعد آئے ۔ اس نے اپنے آپ کو منسوب کیا تو رسولؐ کے شاگردوں ہی کی طرف منسوب کیا ۔ ان کی طرف کیا، جن کے درمیان اور سرورِ کائناتؐ کے درمیان صدی کا فاصلہ ہے ۔ ڈیڑھ صدی کا فاصلہ! ـــــ

اور ہمارے ہندوستان اور پاکستان کے یارو ...... ! تمہیں کیا ہوا؟ ـــــ

ـــــ تم نے تو اپنے آپ کو اس کی طرف منسوب کیا، جس کے درمیان اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تیرہ سو سال کا فاصلہ ہے ۔ اور ہم تمہیں چودھویں صدی سے اٹھاکر، اس پہلی صدی میں لے جاتے ہیں، جب جبریلؑ آسمان سے قرآن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر پہ نازل کر رہے تھے ۔ اب خود سوچ لو، تم لوگوں کو کیا دیتے ہو؟

اور مزے کی بات یہ ہے کہ جب انھیں یہ کہا جاتا ہے کہ چلو لمحے بھر کے لیے تمہاری بات مان لیتے ہیں ۔ ہمیں طریقہ بتاؤ کہ فرقہ بندی کیسے ختم ہو؟ آخر رب کے قرآن پہ کیسے عمل ہو؟ سُنو!

"واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا ۔"

آخر یہ حکم ماننے کے لیے ہے یا رکھنے کے لیے؟ قرآن کی یہ آیت ماننے کے لیے اُتری ہے یا چُومنے کے لیے؟

ہم نے تم کو بتلایا، اس پر عمل کیسے ہو ـــــ اس کو کیسے مانا جائے؟ سب کا احترام بجا، لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو تھام لو، اور اللہ کی بات مان لو ۔ ہم کہتے ہیں، اگر اس طرح نہیں ہو

ساتا، اگر بات غلط ہے، قرآن وسنت اصل نہیں ہے، تو آپ ہم کو طریقہ بتلا دیں کہ عمل کس طرح ہو سکتا ہے؟ ہم اس کے لیے تیار ہیں۔

کہنے لگے دو طریقوں سے: ایک طریقہ یہ ہے کہ سارے اپنے مذہبوں کو چھوڑ دیں، اور سبھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد بن جائیں۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ چلو اتفاق جو کرنا ہوا، اسی طرح سہی — کوئی بات ہو تو سہی۔ کسی بات پہ آؤ تو سہی۔ سارے چھڑوا لو امام ابوحنیفہ کو منوا لو، اور ذرا سوچ سمجھ کے بتلانا کہ:

کس کو مانیں؟ کہا امام صاحب کو! ہم نے کہا امام صاحب کی کتاب کونسی ہے؟ پھر امام صاحب کو ماننا ہے، تو اللہ رسول کو ماننے کا معنیٰ کیا ہے؟ اللہ کو مانو، کیا مطلب ہے؟ بولو! قرآن کو مانو، رسول اللہ کو مانو مطلب کیا ہے؟ حدیث کو مانو، اب امام ابوحنیفہ کو مانو — ان کو ماننے کا مطلب کیا ہے؟ ان کی کتاب کو مانو — کونسی؟ — ھدایہ؟ —

وہ تو امام صاحب کے چھ سو سال بعد لکھی گئی ہے۔

سُن لو آج بات! علماء بیٹھے ہوئے ہیں، طلباء اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ایک بات یاد کر لو! کوئی کتاب فقہ کے اندر، عقائد کے اندر صرف ایک کتاب، فقہ اکبر کے نام سے امام صاحب کی طرف منسوب ہے۔ عقاید میں ہے، فقہ میں نہیں — اور وہ بھی منسوب! گیارہ صفحے کی کتاب!

فقہ کے اندر کتابیں صرف دو شاگردوں کی ہیں۔ ایک قاضی ابویوسف، دوسرے امام محمد ابن الحسن الشیبانی۔ کتابیں دو؟ شاگردوں کی! ایک محمد الشیبانی کی، ایک قاضی ابویوسف کی! — تم بتلاؤ کس کو مانیں؟

تم نے کہا امام صاحب کو مان لیتے ہیں، ہم ماننے کے لیے تیار ہیں۔ لیکن کوئی کتاب؟ کتاب تو کوئی نہیں، پھر کس کی کتاب؟

کہنے لگے کہ امام محمد اور ابو یوسف کی کتاب بھی تو امام صاحب کی کتاب ہے۔

سُن لو بات!

ہم نے کہا: ہم نے تمہارا ہدایہ پڑھا، ہم نے تمہارا قاضی خان پڑھا، ہم نے تمہارا عالمگیر پڑھا۔ ہم نے بحر الرائق پڑھی، ہم نے عابدین پڑھی، ہم نے کنز الدقائق پڑھی، ہم نے وقائع پڑھی، اس میں سترھویں صفحہ پر لکھا ہے: ابوحنیفہ کا مسلک اور تھا، اور قاضی ابویوسف اور محمد الشیبانی کا مسلک اور ہے۔ اور فتوئی ابوحنیفہ کے مسلک پر نہیں، امام محمد کے مسلک پر ہے! — بتاؤ مانیں تو کس کی مانیں؟ محمد شیبانی کی

مانیں یا ابو یوسف کی مانیں ؟

ستر فیصد مسئلے فقہ حنفی کے ۔ یہ قاضی ابو یوسف کے ہیں ۔ یا محمد الشیبانی کے ہیں ۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ کے ستر فیصد مسئلوں پر فتویٰ نہیں ہے !

کس کو مانیں ؟ کہنے لگے ، ان دونوں کو مان لو ! ہم نے کہا تین ہو گئے ؟ کہنے لگے ، بالکل تین ہو گئے !

ہم نے کہا ، تینوں کو مان کے فیصلہ ہو جائے گا ؟ کہنے لگے ، ٹھیک ہے !

ہم نے کہا : ہم نے پڑھا ہے فقہ کی کتابوں میں کہ علماء ماوراء النہر کا مسئلہ اور ہے ، اور فقہاء بغداد کا مسئلہ اور ہے ۔ بتاؤ ، ماوراء النہر حنفیوں کی بات مانیں یا بغداد کے حنفیوں کی بات مانیں ؟ کہنے لگے ، دونوں کی مان لیں ! ہم نے کہا چلو ان کی مان لیتے ہیں ۔ لیکن ہم نے ہندوستان میں فتاویٰ عالمگیر اٹھایا ، وہ دونوں کو نہیں مانتا ۔ اس نے تیسرا فتویٰ بنایا ہے ۔ کہنے لگے ، کوئی مان لو : ۔ ہم نے کہا سب کو مان لیتے ہیں ۔

لیکن یہ بتلاؤ ! ۔ امام کہتا ہے کہ اگر نماز کی نیت باندھ کے سورۃ فاتحہ کی بجائے کوئی اور چیز پڑھ لی ۔ یا صرف " سبحان اللہ کہہ دیا ۔ یا اپنی زبان میں " اللہ تو بڑا ہے " یہ کہہ دیا ! اب امام کہتا ہے ، نماز ہو گئی ۔ شاگرد کہتا ہے نہیں ہوئی ۔ بتلاؤ ہماری نماز کدھر جائے گی ؟ استاد کہتا ہے نماز ہو گئی ! شاگرد کہتا ہے ، نماز نہیں ہوئی ـــــ کس کی حق ہے ؟ کہنے لگے ، دونوں کی حق ہے !

ھائے ! ـــ ہم نے کہا کہ قرآن کو کدھر لے جاؤ گے ؟ کہ جس نے اپنی حقانیت منوانے کے لیے دلیل یہ دے دی :

" لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا "

اور لوگو میرے قرآن کو مانو ۔ اس کے اندر اختلاف نہیں ہے ۔ قرآن تو یہ کہتا ہے کہ محمدؐ کو مانو ـــ کیوں ؟

" وما ینطق عن الھویٰ ٥ ان ھو الا وحی یوحیٰ ٥

یارو سارے ہی حق کہتے ہیں ؟ ایک کہتا ہے ، دن ہے ۔ دوسرا کہتا ہے ، رات ہے ۔ ہم نے کہا : دونوں سچے ہیں ، تو ہمیں پاگل خانے داخل کروا دیں ، ہم کہاں جائیں ؟

(باسانوں فیم کھوا دیو ـــــ جے فیم نہیں مل دی تے اج کل ہیروئن بڑی مل دی اے ۔ او پیا دو سانوں ! ـــ جتنے دن ساڈی مت قائم اے ، اسیں ایہہ تے نہیں کہہ سکدے کہ رات نوں بیٹھے

دن، ایہہ وی ٹھیک ہے۔ رات وی ٹھیک اے! ایہہ دو ویں گلاں کہہ سکدے او؟ ـــ نہیں!

قبراں تے دیوا بالنا وی ٹھیک اے، تے نہ بالنا وی ٹھیک اے۔ سارا مذہب ہی ـــ)

کعبے کا رب گواہ ہے ـــ اس پر مبنی ہے۔ جو کہو، کہتے ہیں: یہ بھی ٹھیک ہے۔ ہم بغداد میں گئے کچھ حنفی لوگ بھی تھے، کچھ بریلوی بھی تھے ـــ کچھ دیوبندی بھی تھے۔ جمعہ کی نماز ہم نے اسی مسجد میں پڑھی، جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے: جامعہ امام اعظم! سب کہو: رحمۃ اللہ علیہ! ـــ احترام ہم سے زیادہ کوئی نہیں کرتا ـــ گستاخی تم سے زیادہ کوئی نہیں کرتا!

اپنے آپ کو مقلد بھی اس امام کا کہتے ہو، اور مانتے بھی اس کے شاگردوں کی ہو! ۔کرتے اس کی تقلید ہو، مانتے شاگردوں کی ہو! تم سے زیادہ بھلا مانس کون ہے؟ ـــ ان کی مسجد میں نماز پڑھی۔ دجلہ کے کنارے پر بغداد کے اندر بہت بڑی مسجد جامع امام اعظم کے نام سے مشہور ہے۔ ہماری انھوں نے عزت کی کہ عرب کے اندر دستور ہے، تکبیر کہنے کے لیے ایک اونچا سا تھڑا بنا ہوا ہوتا ہے۔ تم نے مسجدِ نبوی، یا حج کیا ہے، تو کعبۃ اللہ میں دیکھا ہے ـــ جو خصوصی مہمان ہوتے ہیں، ان کو اسی اونچے چبوترے پر بٹھا دیتے ہیں۔ اب ہم گیارھویں شریف کے دیس میں، اور ہم گیارہ ہی آدمی تھے۔ حنفی بھی، اہل حدیث بھی، دیوبندی بھی، بریلوی بھی! سارے نامور علماء! ۔ اور نام نہیں لیتا، کیوں کہ میں نے وضو نہیں کیا ہوا ہے . . سارے موجود! اب خطبہ ہوا، امام جب نماز پڑھنے لگے ـــ امام ابوحنیفہ مسجد کے اندر ایک گوشے میں امام صاحب کی قبر بھی ہے ـــ یہ اسی مسجد کا واقعہ ہے۔ نام بھی مشہور ہے۔ جامع ابوحنیفہ۔

امام نے کہا ولا الضالین! ـــ میں، حافظ صاحب، اور حافظ عبدالغفور صاحب ہم تینوں اہل حدیث تھے۔ ہم نے سوچا آمین اتنی اونچی نہ کہی جائے کہ تینوں کی آواز ایسی نظر آئے۔ ابھی ہم نے کہی نہیں تھی کہ اتنی زور سے آمین کہی گئی معلوم ہوا چھت اڑ جائے گی۔ ساری مسجد "آمین" کے نعروں سے گونج اٹھی۔ آمین!

اب میں نے دیکھا، تو میرے ساتھ ہمارے لاہور کے ایک دوست ہیں۔ آج کل یارسول اللہ کا دورہ انھیں پڑا ہوا ہے۔ وہ میرے ساتھ تھے۔ جب آمین زور سے کہی، تو ان کی ہنسی چھوٹ گئی۔ ہنسی اس لیے چھوٹی کہ یہ وہابی تو پاکستان جاکے ہمارے ناک میں دم کر دے گا کہ تمہارے امام کی مسجد میں آمین ہوتی ہے، پھر تمھیں کیا تکلیف ہے؟

اب بڑا پریشان ـــ وہ میرے ساتھ تھے۔ میں نے کہا، یا اللہ بچالے! اب پتہ نہیں

اللہ نے دعا قبول کی ہے یا نہیں؟ جھوٹ نہیں بولتا، رکوع میں جانے لگے تو بے اختیار میری نظر مولوی صاحب کی طرف اٹھ گئی۔ اب جب اللہ اکبر کہا، امام نے بھی رفع یدین کی سارے مقتدیوں نے بھی رفع یدین کی۔ اور جب دونوں رکعتیں پڑھ کے فارغ ہوئے، توسب کی ہنسی چھوٹی۔ اب سلام کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس نے کہا: " السلام علیکم!" میں نے کہا حافظ جی، مبارک ہو! کہنے لگا، کیوں کیا بات ہے؟

میں نے کہا، اب تو آپ کے امام صاحب کی مسجد میں رفع یدین اور آمین کی اور کہی جانے لگی ہے۔

کہنے لگا، اس طرح بھی جائز ہے۔

میں نے کہا، (جے بندے دا پتر ایں تے پاکستان چل کے وی ایہہ گل کہیں) کہ اس طرح بھی جائز ہے۔ کہن لگا، گل تے ٹھیک اے پر لوکاں نے سانوں مسجد وچوں کڈھ دینا اے۔

جاؤ!

ہمارے مسلک کی حقانیت کی یہی زندہ دلیل ہے کہ دشمن بھی اس کے کسی مسئلے کو یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ یہ غلط ہے۔ اس لیے کہ ہم کوئی مسئلہ اس وقت تک نہیں سناتے، جب تک مدینے والے کی اس پر مہر نہیں لگ جاتی۔

(نعرہ تکبیر.. مسلک اہل حدیث)

کوئی مسئلہ ... کسی ماں کے لال کو ... اس گوجرانوالہ میں بڑے بڑے پھنے خاں عالم پڑے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے! ——

اور اگر اس واقعہ میں کسی کو شبہ ہو، تو مولوی صاحب سے جا کے پوچھ لے۔ ہم سے نہیں، اپنے مولویوں سے پوچھ لو۔ اور اگر پھر بھی یقین نہیں تو پھر بغداد ہمارے ساتھ چلا چلے۔ اگر وہاں آمین اور رفع یدین ہوتی ہو، تو ٹکٹ وہ دے دے۔ اور نہ ہوتی ہو، تو ہم دے دیں گے۔ فیصلہ ہو جائے —— کہو تو چلیں؟

کہتے ہیں سب ٹھیک ہے —— دونوں طرح ٹھیک ہیں!

ہم نے کہا اتحاد کیسے ہو؟ ایک کہتا ہے، نماز ہوگئی—— دوسرا کہتا ہے، نماز نہیں ہوئی۔ حضرت جی کہتے ہیں، دونوں ٹھیک ہیں۔ جس کی نہیں ہوئی، وہ بھی ٹھیک ہے۔ جس کی ہوگئی، وہ بھی ٹھیک ہے۔ یہ عجیب بات ہے! — ایک بزرگ کہتا ہے جو سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھے، اس کے منہ میں آگ۔ دوسرے امام محمد کہتے ہیں، کہ میرے نزدیک پڑھنے والا نہ پڑھنے والے سے افضل ہے۔

امام صاحب کا اپنا شاگرد! — جو کہتا ہے: اس کے منہ میں آگ، وہ بھی ٹھیک ہے۔ جو کہتا ہے: پڑھنی چاہیے، وہ بھی ٹھیک ہے۔ پھر غلط کیا ہے۔ ہم کو اس غلط کا نام بتلا دو۔

کیا کہتے ہو!۔ سن لو! — حق ایک ہوتا ہے اور باطل بہت۔

یہ بھی ٹھیک ہے، وہ بھی ٹھیک ہے! یہ باطل ہے اور کائنات میں کوئی رہبر نہیں، کوئی رہنما نہیں، کوئی غلطی سے محفوظ نہیں — مگر ایک مدینے والا! — یہ ٹھیک ہے!

اور جو کہے وہ بھی غلطی نہیں کرتا، ہمارا حضرت صاحب یہ بھی غلطی نہیں کرتا۔ اور اس کی بات اس کی بات کے بالکل خلاف ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔

یا ہم کو بتلاؤ۔ !

رسول اللہ پر تو وحی اترتی تھی — تم کہہ دو، ہمارے بزرگوں پر وحی اترتی تھی۔ ہم ماننے کے لیے تیار ہیں۔ سیدھی بات ہے۔ کیوں کہ وحی والا غلطی نہیں کر سکتا! — اور میں یہاں کہنا چاہتا ہوں . . . . سارے حضرات کی موجودگی میں . . . . میں نے جرأت والا فرقہ دیکھا ہے تو شیعہ دیکھا ہے۔

کیوں؟ انھوں نے کہا: ہم اپنے بزرگوں کو ایسا ویسا نہیں سمجھتے، ہمارے سارے بزرگوں پر وحی اترتی ہے۔ اس لیے اگر ان کی بات آپس میں غلط بھی ہے، تو وحی اتارنے والے سے پوچھو! —

یہ جرأت ہے — کہا اگر غلطی کرتا ہے، تمہارا خدا کرتا ہے۔ ہم سے کیا پوچھتا ہے؟

یہ جرأت ہے — یہ ہمت کی بات ہے۔ انھوں نے کہا: علیؓ پر بھی وحی اترتی تھی حسنؓ پر بھی، حسینؓ پر بھی۔ زین العابدینؒ پر بھی۔ محمد باقرؒ پر بھی۔ جعفر صادقؒ پر بھی، موسیٰ کاظم پر بھی، علی رضا پر بھی، علی نقی پر بھی، محمد تقی پر بھی، حسن عسکری پر بھی — اور اس پر بھی جو جننے سے پہلے ہی غار کے اندر گھس گیا ہے۔ یہ جرأت کی بات ہے۔

اس لیے ہمارے حضرت صاحب بھی ان کی مجلسِ ادارت میں تشریف لا رہے ہیں۔ یہ تو جرأت کی بات ہے۔ لیکن یہ کہاں کی جرأت ہے۔ وحی اترتی بھی نہیں، غلطی کرتے بھی نہیں۔ یا کہو کہ غلطی کرتے ہیں۔ یا کہو کہ وحی اترتی ہے۔ یہ کیسی بات ہے؟ . . . قرآن ایک طرف — سارے امام ایک طرف۔ اللہ کے نبی ایک طرف۔ سارے بزرگ ایک طرف۔ یا اِس کو غلط کہو یا اُس کو غلط کہو! — اور یاروں نے جرأت کی ہے . . . . .

— آج یہ بھی مسئلہ بتادوں۔ یاروں نے جرأت کی۔ انھوں نے کہا، تم کہتے ہو قرآن یہ کہتا ہے۔

ہمارا امام معصوم یہ کہتا ہے — کون غلط ؟ انھوں نے کہا تمہارا قرآن غلط ہے، ہمارا امام معصوم غلط نہیں۔ اور میں نے لکھا ہے، اپنی کتاب "الشیعہ والقرآن" کے اندر۔ شیعہ دوستوں کی بارہ سو حدیثیں — ایک دو نہیں — بارہ سو حدیثیں درج کی ہیں اپنی کتاب کے اندر۔ ایک دو نہیں یا دس بیس نہیں — بارہ سو حدیث ! — کہ قرآن غلط ہے، اور امام کی بات صحیح ہے — یہ جرأت کی بات ہے !—

تمہارا قرآن غلط ہے، ہم نہیں مانتے۔ اور ہم کو گالی دی گئی، لاہور کے ایک جلسے کے اندر، کہا گیا :

اس نے دو کتابیں لکھی ہیں — ایک ابھی تقریر ہوئی ہے اس جمعہ کو۔ کہتا ہے کہ کعبے میں گیا۔ علامہ قرآن نہیں لکھتا — یا شیعہ کے خلاف کتاب لکھتا ہے یا بریلویہ کے خلاف۔ احسان الٰہی کتاب لکھتا ہے۔ میں نے کہا جلتے کیوں ہو اگر کعبہ میں ہماری کتاب بکتی ہے۔ ہماری نہ بکے گی تو کیا تمہاری ؟

کعبے والے کی کتاب کعبے میں ہی بکے گی۔ جو جہاں کا ہوتا ہے۔ اس کا وہیں پہ خمیر پہنچتا ہے۔ — پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

آج تین برس ہو گئے ہیں کتاب لکھے ہوئے۔ بائیس کتابیں، ایران سے، لبنان سے، کویت سے، مصر سے میرے خلاف چھپی ہیں۔ لیکن ماں کے کسی سپوت کو ان حدیثوں کے غلط کہنے کی جرأت نہیں ہوئی ہے۔

الزام تراشی کرتے ہو ؟ بہتان تراشی کرتے ہو ؟ گالی دینے سے دل ٹھنڈا ہوتا ہے — کرلو ! عرش والے نے بھی کہا ہے۔ کہ گالی تو ہمارے آقا کو بھی دیا کرتے تھے۔ عرش والا جواب میں کہتا ہے۔

"ن ۝ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝ !

فرمایا : ان کا کیا ہے۔

"أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ"

گالی دینے سے کیا ہے۔ سارے ملک میں احتجاج ہو رہا ہے۔ البریلویہ لکھی ہے۔ ہم کہتے ہیں احتجاج کیوں کرتے ہو، تم لے ہزار لکھیں۔ ہم نے احتجاج نہیں کیا۔ کہتے ہیں۔ (سنیارے دی ٹک ٹک تے لوہار دا ایک ہی ٹھک) اب روتے کیوں ہو ؟ جاؤ ! ان کے ملاؤں کو کہو۔ اس کا جواب لکھنا تو بڑی بات ہے۔ اس کا ایک صفحہ پڑھ کے دکھا دو۔ !

سُن لو! گالی دینے سے مسئلہ حل ہوتا ہے، گالیاں دے لو۔ تمہارا کلیجہ ٹھنڈا ہو جائے۔ ہمارے گناہ اللہ معاف کر دیں گے۔ گالی سے مسئلے حل نہیں ہوتے۔

ہم نے بتلایا: اختلاف کے مٹانے کا طریقہ، اتحاد کے بنانے کا طریقہ، اتحاد اگر ہوگا تو اس بنیاد پہ ہوگا۔ جس بنیاد پہ رب نے اتحاد کیا ہے۔

"واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم" محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ آج بھی اگر متفق ہونا ہے تو محمد کی سنت کو اٹھاؤ، اتفاق ہو جائے گا ——

محمد پہ سب کا اتفاق ہے صلی اللہ علیہ وسلم!

لے آؤ اپنی کتابوں کو اٹھا کر! —— ہم بھی لے آئیں۔ تم بھی لے آؤ۔ اپنے مسئلے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب پر پیش کرو۔ جس کا ساتھ محمد کی سنت دے، وہ سچا۔ جس کا ساتھ رسول کی حدیث نہ دے وہ جھوٹا۔

تم بھی لے آؤ، ہم بھی لے آئیں —— ہمارے پاس تو ہے ہی کچھ نہیں —— جو ہے یا رب کا دیا ہوا، یا محمد کا عطا کیا ہوا تعلیمات کی صورت میں —— ارشادات کی صورت میں، صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی ماں کا لال اٹھے اور کہے: تم نے یہ مسئلہ اختیار کیا، اس لیے کہ یہ داؤد غزنوی کا مسئلہ تھا۔ یہ اسمٰعیل سلفی کا مسئلہ تھا۔ یہ ثناء اللہ امرتسری کا مسئلہ تھا۔

کوئی اٹھے!

کعبے کے رب کی قسم۔ اس کا شکریہ ادا کریں گے۔ اور اس ملک کو صبح کا سورج طلوع ہونے سے پہلے چھوڑ دیں گے۔ لیکن اس مسئلے کو ہم مسئلہ نہیں سمجھتے جس پہ کتاب و سنت کی مہر نہ ہو۔ اتحاد کی بات کرتے ہو؟ —— یہ ہے اصل میں اتحاد! قرآن، نبی کا فرمان —— فرقے چھوڑ دا۔ ان بستیوں سے نسبت کرتے ہو، جن میں آج بھی ہندو رہتے ہیں۔

جاؤ —— کعبے کے رب کی قسم ہے! میں اس دیوبندی عالم کو سلام کہتا ہوں —— گجرات کا —— اس نے لاہور میں میرے ساتھ تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جب اعلان کیا گیا میری تقریر کے بعد کہ اہل حدیث عالم کے بعد اب دیوبندی عالم تقریر کریں گے —— گجرات کے! —— اٹھ کے کھڑے ہو گئے۔ چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ کہنے لگے تم نے میری توہین کی ہے۔ تم ہمیں دیوبندی کہتے ہو، اس لیے کہ میں نے کئی ہندوؤں کو دیوبندی دیکھا ہے۔ کئی سکھوں کو دیوبندی دیکھا ہے۔ اس لیے کہ ہر وہ شخص ہے جو دیوبند میں رہتا ہے۔ چاہے ہندو ہے، چاہے عیسائی ہے، چاہے سکھ ہے۔

چنانچہ وہ اپنے آپ کو اس طرح دیوبندی کہتا ہے، جس طرح سیالکوٹ میں رہنے والا سیالکوٹی۔ گوجرانوالہ کے رہنے والا گوجرانوالوی۔ اور لاہور کا رہنے والا لاہوری۔

میں کوئی دیوبندی نہیں ہوں۔ میں مسلمان ہوں کہ میرے رب نے مجھ کو مذہب اسلام عطا کیا ہے۔

جاؤ ان بستیوں کو ہندوؤں، سکھوں سے پاک کر دو۔ کوئی اپنا ان بستیوں کی طرف انتساب نہ کرے۔ بریلی، ہندوؤں کے قبضے میں۔ پچھلے دنوں خبر پہنچی! ــــ افسوس کی خبر ہے ــــ نوائے وقت کے صفحہ اول پہ ــ کہ مولانا فاضل بریلوی کی مسجد، ان کا مدرسہ اور ان کا بھائی ہندوؤں کے قبضے میں ہے۔ یہ نوائے وقت کے صفحہ اول پہ بریلوی دوست کا مضمون چھپا ہے۔

اس شہر کے لیے لڑتے ہو جس شہر میں ــــ مولوی کا مدرسہ بھی محفوظ نہیں رہا؟

چھوڑو ان بستیوں کو! چھوڑو ان ناموں کو کہ اس میں کچھ نہیں دھرا ہوا۔ آؤ اس کتاب کی طرف، جس میں سرور کائنات ﷺ کا نام ہے، یا رب کا کلام ہے۔ اگر کوئی بستی عزت والی ہے۔ یا محمد ﷺ کے جنم والی بستی مکہ ہے۔ یا دفن والی بستی مدینہ ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ٥

مجلہ ترجمان السنۃ کے تعارف کے سلسلے میں
احباب جماعت
ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں
تاکہ
مجلے کی آواز ہر جگہ پہنچائی جا سکے اور اس کا حلقہ وسیع سے وسیع تر کیا جا سکے ــــ (ادارہ)